عائشہ منیر
Batch 350

سوال نمبر ۲.

اسلام میں عقیدہ آخرت کی وضاحت کریں۔ فرد اور معاشرے کی زندگی پر اس کے اثرات کو بیان کریں۔

بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ آخرت کا ہے۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر ایمان باللہ کے ساتھ "ایمان بالیوم الاخرۃ" کا ذکر ہوا ہے۔ مثلاً

ترجمہ: "اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔"

• **آخرت کا مطلب:**

اس حقیقت کو تسلیم کرنا کہ اس دنیا کی زندگی کے بعد ایک اور زندگی ایک اور عالم آنے والا ہے جہاں انسان کو اس دنیا میں کیے ہوئے بھلے اور برے اعمال کی جزا و سزا دی جائے گی۔

• **عقیدہ آخرت کی اہمیت:**

دین جن حقائق کو ماننے کا مطالبہ کرتا ہے ان میں روز جزا کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ انبیاء کی دعوت میں اس کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے تمام شریعت، نیکی اور خیر کی اساس یہی عقیدہ ہے۔ نبوت و رسالت کی بنا اسی پر قائم ہے۔ نبی اسی لیے ہے۔ تورات میں اشارہ ہے۔ زبور میں اس کی تعلیمات ہیں۔

قرآن میں آخرت پر بہت زور دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔"

ترجمہ: اور جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے وہ سیدھی راہ سے ہٹ کر چلنا چاہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

آخرت کے بارے میں مختلف نظریات

- مادہ پرستوں یا دہریوں کا نظریہ:

دہریوں کا نظریہ یہ ہے کہ ہمارے لیے تو بس یہی دنیا ہی کی زندگی ہے۔ اسی میں جیئیں گے اور مریں گے اور ہمیں مر کر دوبارہ جی اٹھنا نہیں ہے۔ جبکہ اُن کی غلط فہمی کو اس انداز میں قرآن میں دور کیا گیا ہے۔

"اور ڈرو اُس دن سے جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا۔ نہ کسی طرف سے سفارش قبول ہوگی اور نہ کسی کو معاوضہ لے کر چھوڑا جائے گا اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد ملے گی۔"

- عقیدہ تناسخ:

ہندومت کے پیروکار اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مرنے کے بعد جسم فنا ہو جاتا ہے مگر روح باقی رہتی ہے اور جسم بدلتی رہتی ہے۔

- عیسائیوں کا عقیدہ آخرت:

عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے صلیب پر چڑھ کر سب کا کفارہ ادا کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک انسان پیدائشی گناہ گار ہے مگر وہ گرجے میں چلا جاتا ہے تو پھر پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ عیسائی عقیدہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

- اسلامی تصور آخرت:

یہ زندگی عارضی ہے۔

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

دوسری زندگی ہوگی۔

"اگر کوئی بھی زمین پر ہے فنا ہو جانے والا ہے۔"

اعمال کا حساب ہوگا:

"روز جزا کا مالک ہے۔"

جزا اور سزا ملے گی۔

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے کام بھی نیک کیے اور
نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی تو ان کے لیے ان کا اجر ہے اُن کے رب کے
یہاں، نہ ان پر خوف ہوگا اور نہ ہی غمگین ہوں گے۔"

جنت اور دوزخ کا تصور، ارشادِ باری تعالیٰ ہے

"کھڑ کھڑا دینے والا شدید جھٹکا اور کڑک۔ وہ کھٹ کھٹا دینے والا
شدید جھٹکا اور کڑک کیا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کھڑ کھڑا دینے والے
شدید جھٹکے سے کیا مراد ہے۔ وہ یوم قیامت ہے جس دن لوگ بکھرے
ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ اور پہاڑ رنگ برنگ دھنکی ہوئی اُون
کی طرح ہو جائیں گے۔ پس وہ شخص جس کے اعمال پلڑے بھاری ہوں
گے۔ تو وہ خوش گوار عیش و عشرت میں ہوگا۔ اور جس کے پلڑے ہلکے
ہوں گے تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔ اور آپ کیا سمجھے ہاویہ کیا ہے
سخت دہکتی آگ ہے۔"

• احوال و علاماتِ قیامت

قیامت کے برپا ہونے کے منظر کو قرآن نے مختلف مقامات پر بیان فرما
دیا ہے۔ اس کا آغاز صور پھونکنے سے ہوگا جو سب پر وحشت طاری کر
دے گا۔ جنگلوں میں جانور بھی ڈر جائیں گے اور اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر کوئی
خوف کی کیفیت میں مبتلا ہوگا۔

• عقیدہ توحید کے انسانی اور معاشرتی زندگی پر اثرات:

احساسِ جواب دہی:

جو اچھے یا برے اعمال یہاں کیے جائیں گے ان کا بدلہ آخرت میں ملے گا۔ یہ
جذبہ انسان میں احساس ذمہ داری کو اجاگر کرتا ہے۔ جو شخص اخروی
زندگی کا معتقد ہوگا اس کی نظر اپنے اخلاقی افعال کے محض ان نتائج پر نہیں
ہوگی جو اس زندگی میں مرتب ہوتے ہیں۔ بلکہ اس زندگی کے بعد میں بھی
سوچتے ہوں گے جو حقیقی اور ابدی ہے۔

Scanned with CamScanner

• **معاشرتی توازن:**

عقیدہ آخرت سے انسان اپنی اوقات میں رہتا ہے۔ انسان عدل کو چاہتا ہے اور ظلم سے نفرت کرتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس کے باوجود ظلم کرتا ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ نہیں کہ انسان عدل اور ظلم میں تمیز کرنے سے قاصر ہے یا ظلم سے محبت کرتا ہے بلکہ یہ ہے کہ وہ جذبات سے مغلوب ہو کر اپنے نفس کا توازن کھو بیٹھتا ہے۔

لیکن جس شخص کا ابدی زندگی پر حقیقی ایمان ہو گا وہ ان برائیوں سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرے گا کیونکہ فرمانبردار اور مجرم دونوں کے ساتھ یکساں سلوک نہیں ہو گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"کیا ہم فرماں برداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے، کیسا فیصلہ کرتے ہو۔"

• **مقصد حیات کی یاددہانی:**

زندگی نیک اعمال کرنے کے لیے عطا کی گئی ہے اور ہر موت کے ساتھ کو اس جہانِ فانی ہونے کا احساس ہوتا ہے اور اسے اپنے حقیقی مالک کی طرف لوٹنے کی یاد آتی ہے۔

• **دنیاوی تکالیف پر صبر کا جذبہ:**

جو لوگ دنیا میں صبر سے کام لیتے ہیں اور آہ و بکا کے بجائے اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، اُن کا صبر آخرت میں اجر میں تبدیل ہو جائے گا۔

بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے۔ باغات اور انگور۔

• **نیکی سے رغبت:**

ایمان والے اس شان سے ہوں گے کہ ان کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف خدا کے فرشتے ہوں گے اور اپنے جلو میں انہیں جنت میں لے جائیں گے۔ جہاں پوری شان و شوکت کے ساتھ اُن کا استقبال ہو گا۔

Scanned with CamScanner

• **برائی سے دوری:**

عقیدہ آخرت اس بات کی بھی یاد دہانی کرواتا ہے کہ جس بھی عضو
سے گناہ یا نافرمانی کا کام کیا گیا وہ انسان کے خلاف گواہی دے گا۔
لہٰذا انسان برائی سے دور رہتا ہے۔

**"جس دن اُن کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں
اُنہی کے خلاف گواہی دیں گے کہ جو کچھ وہ کرتے رہے تھے"**

• **اللہ کی نیاز مندی:**

کیونکہ وہی ہر چیز کا اور آخرت کے دن کا مالک ہے لہٰذا انسان ہر حال
میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہے۔

• **مال خرچ کرنے کا جذبہ:**

کیونکہ یہی صدقہ جاریہ کی صورت میں اُس کے کام آئے گا۔ جو لوگ
مال جمع کرتے اُن کے لیے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

• **تکبر کا خاتمہ:**

کیونکہ بالآخر اُس کی موت نے اگر پکڑ لینا ہے تو تکبر کس چیز کا۔ اگر
زندگی کو دوام ہوتا۔ لیکن جب زندگی ہی عارضی ہے تو تکبر بھی عارضی ہے۔
عقیدہ آخرت انسان میں تکبر کے بجائے عاجزی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

• **کردار سازی:**

انسان دنیاوی زندگی کو غنیمت جان کر آخرت کی تیاری میں مصرو
ہو جاتا ہے۔

خلاصہ کلام:

جو لوگ عقیدہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انہیں یہ سوچنا چاہیے کہ جو خا
و مالک چیزوں کو عدم سے وجود میں لا سکتا ہے وہ اشیاء کو ختم بھی کر س
ہے۔ عقیدہ آخرت انسان کی زندگی میں نکھار پیدا کرتا ہے۔ بنیادی
طور پر یہ معاشرے میں ایک بہترین توازن کا ضامن ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر ۷:

اسلام میں خواتین کے حقوق، کردار اور مقام بیان کریں۔ ایک مسلمان عورت کس طرح مغربی خواتین سے زیادہ با اختیار ہے؟ بحث کریں۔

تعارف:

جس طرح سب انسان ایک باپ کی اولاد ہے اسی طرح ماں بھی ایک ہی ہے حضرت حواؑ۔ ایک ہی ماں اور باپ سے یہ پورا کنبہ وجود میں آیا۔ حضرت حوا کو حضرت آدم ہی کی جنس سے تخلیق فرمائی گئی اس سے ثابت ہے کہ مرد اور عورت میں کوئی حقیر نہیں ہے۔

مسلمان عورتوں کے عمومی حقوق:

اسلام کی آمد سے عورت کو امن کے ساتھ ساتھ بری رسومات سے آزادی کا پیغام بھی ملا۔ اسلام ہی نے عورت کو وہ حقوق دیے ہے جو اس وقت دنیا میں عورت کو کہیں حاصل نہیں تھے۔

زندگی کے تحافظ کا حق:

اسلام سے پہلے عورت کو زندگی کا حق بھی نہ تھا۔ اسلام نے سب سے پہلے زندگی کا حق دیا۔ اسلام سے پہلے عرب عورتوں کو زندہ دفنایا جاتا تھا۔ اسلام نے انسانی زندگی کی حرمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کریں گا تو اس کی سزا ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔ اللہ کا اس پر غضب اور لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

مال کے تحافظ کا حق:

اسلام سے پہلے عورتوں کو وراثت میں حصول حاصل نہیں تھے۔ اسلام نے انھیں حق ملکیت عطا کیا۔ فرمایا

مردوں کے لیے اس میں سے ہے جو انھوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے ہے جو انھوں نے کمایا۔

Scanned with CamScanner

ہراسانی سے تحفظ کا حق:

جنسی ہراسانی سے مراد جنس کی بنیاد پر کوئی ایسا قولی یا جسمانی رویہ اختیار کرنا جس سے دوسرے فرد کو اُس کی مرضی کے خلاف ذہنی یا جسمانی اذیت پہنچے۔ اسلام اس ضمن میں فرد کی نفی کرتا ہے۔ اور جائز حقوق سے تجاوز کی ممانعت کرتا ہے۔ صرف قانون ہی کو حرکت میں نہیں لاتا بلکہ آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

تعلیم اور تربیت کا حق:

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ علم کی اہمیت کے حوالے سے اولین وحی ہی کافی ہے جس کا آغاز ہی اقراء سے ہوا۔

پڑھیے! اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

انتظامی عہدے حاصل کرنے کا حق:

خواتین انتظامی عہدوں پر فائز ہو سکتی ہیں۔ ذیل میں خلافت راشدہ اور اس کے بعد خواتین کے مختلف انتظامی عہدوں پر فائز ہونے کا مختصر خاکہ حضرت عمرؓ نے حضرت شفاءؓ کو عدالتی ذمہ داری پر فائز کیا۔

عورت کے ازدواجی حقوق:

① شادی کا حق

اسلام سے قبل عورتیں مردوں کی ملکیت تصور کی جاتی تھیں۔ انہیں اپنی مرضی سے شادی کرنے کا حق بھی حاصل نہ تھا۔ اگر کسی عورت کو طلاق مل جاتی تب بھی وہ اپنی مرضی سے نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ ارشاد ہے کہ **اپنی عورتوں کو نہ روکو کہ وہ شوہروں سے نکاح کر سکے۔**

② حرمت کا نکاح:

زمانہ جاہلیت میں باپ کے مرنے کے بعد بیٹا سوتیلی ماں سے نکاح کر سکتا تھا۔ اس طرح بہت سارے رشتوں میں تمیز نہیں تھی۔ جب

کہ اسلام نے اس حوالے سے سورۃ النساء میں واضح قوانین بیان کر دیئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں حرام کر دی ہیں۔

③ خیار بلوغ کا حق:

نابالغ لڑکی کا ولی اُس کا نکاح کر دے تو لڑکی کے پاس بالغ ہونے کے بعد اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو وہ پہلے نکاح کو بحال رکھے یا چاہے تو ختم کر دے۔ اسلام نے خواتین کو سب سے پہلے خیارِ بلوغ کا حق دیا ہے۔

④ مہر کا حق۔

زمانہ جاہلیت میں، مہر ملکیت کی صورت میں رائج نہ تھا۔ اسلام نے اس حوالے سے ارشاد فرمایا کہ تم بہت مال دے چکے تو واپس نہ لو۔

"اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اُسے ڈھیروں دے چکے ہو تب بھی اس سے نہ لو۔"

عورتوں کے سیاسی حقوق:

اسلام سے پہلے عورتوں کے عائلی حقوق اُسے نہیں ملتے تھے۔ سیاسی حقوق کا تو تصور بھی نہیں تھا۔

• رائے حق دہی:

برطانیہ نے 1918 میں عورتوں کو ووٹ کا حق ملا جبکہ نبی پاک ﷺ نے اپنی سنت مبارکہ سے عورتوں کے حق رائے دہی کو قانونی بنیاد فراہم کی۔

• سفارتی مناصب پر فائز ہونے کا حق:

حضرت عثمان نے اپنے دور خلافت میں حضرت ام کلثوم کو ملکہ روم کے دربار میں سفارتی مشن پر بھیجا۔

خلاصہ بحث:

اسلام نے عورتوں کو اُن حقوق سے نوازا جن کے بارے میں مغرب تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اور آج وہ اُنہیں حقوق کی بنا پر ترقی کر رہے ہیں